تذییل

در بیان تقبیل

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

اَلحمدُ لِلّٰہِ الَّذِی لاشَرِیکَ لَہٗ وَبِہٖ نُؤمِنُ وَنَستَعِینُ وَالصَّلوٰۃ عَلٰی رَسُولِہٖ مُحَمَّدٍ وَّاٰلِہٖ وَاَصحَابِہٖ اَجمَعِینَ - **امابعد** حقیر زمن محمد **ظہیر احسن** شوق نیموی عرض کرتا ہے کہ بعض لوگ جو تبرکاً واکراماً کسی مرد بزرگ کے ہاتھ پاؤن چومتے ہین تو اوسکو اکثر حضرات بے علمی سے خلاف شرع سمجھتے ہین بلکہ بعض لوگ اسکو مثل سجدۂ غیر اللہ کے شرک جانتے ہین اور نام رکھتے ہین کہ لوگ فلان بزرگ کے ہاتھ پاؤن چومتے ہین اور وہ اس سے راضی ہین کچھ منع نہین کرتے حالانکہ احادیث صحیحہ وکتب فقہیہ سے اسکا استحباب ثابت ہے فَاَقُولُ وَبِاللّٰہِ التَّوفِیق سنن ابی داؤد مین زارع وفد عبد القیس سے مروی ہے - قال لما قدمنا المدینۃ فجعلنا نتبادر من رواحلنا فنقبل ید رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ورجلہ - یعنے کہا زارع نے کہ ہم لوگ جب مدینے پہونچتے تو اپنے راحلون سے جلدی کرتے اور آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کے ہاتھ پاؤن چومتے - اور اسی ابو داؤد مین آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم اور حضرت فاطمہ زہرا رضی اللہ عنہا کے حال مین حضرت عائشہ رض سے مروی ہے کان اذا دخل علیہا قامت الیہ فاخذت بیدہٖ فقبلتہ واجلستہ فی مجلسہا - یعنے جب آنحضرت صلعم فاطمہ رض کے پاس تشریف لیجاتے تو وہ اونکے کھڑی ہوتین اور ہاتھ پکڑکے بوسہ دیتین اور اپنی جگہ مین بٹھاتین - اور جامع ترمذی کے باب ماجاء فی قبلۃ الید والرجل مین صفوان بن عسال سے ایک طویل حدیث

حدیث اول

حدیث دوم

حدیث سوم

مروی ہے جسکا خلاصہ یہ ہے کہ کچھ یہود آنحضرت کے پاس آئے اور کچھ پوچھا آپنے جب جواب دیا تو ان لوگون نے آپکے ہاتھ پاؤن چومے چنانچہ اوسمین یہ عبارت ہے فقبلوا یدیہ ورجلیہ و قالوا نشھد انک نبیؐ - یہ حدیث ابوداؤد وغیرہ مین بھی ہے - اور ابن ماجہ صفحہ ۲۷۱ مین یہ حدیث یون مروی ہے - عن صفوان بن عسال ان قوماً من الیھود قبلوا ید النبی صلی اللہ علیہ وسلم ورجلیہ - یعنی صفوان بن عسال سے مروی ہے کہ یہود کی ایک قوم نے آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کے ہاتھ پاؤن چومے - اور اسی ابن ماجہ مین یہ بھی ہے عن ابن عمر قال قبلنا ید النبی صلی اللہ علیہ وسلم - یعنے ابن عمر سے مروی ہے کہ اونہون نے کہا کہ ہم لوگون نے آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کا ہاتھ چوما تھا - اور بزار نے ایک حدیث طویل لکھی ہے جسکا خلاصہ یہ ہے کہ ایک اعرابی نے آنحضرت سے معجزہ طلب کیا آپکے اعجاز سے ایک درخت چلا آیا - وہ اعرابی مسلمان ہوگیا اور آپکو سجدہ کرنے کی اجازت چاہی آپنے منع کیا پھر اوسنے آنحضرت ہاتھ پاؤن چومنے کی طلب کی آپنے اجازت دی اور اوسنے آپکے ہاتھ پاؤن چومے - المختصر احادیث سابقہ سے پرہیزگار و اکرام مرد بزرگ کے ہاتھ پاؤن چومنے کا استحباب کماحقہ ثابت ہے اب اقوال علما سنو علامہ حموی نے شرح الاشباہ والنظائر صفحہ ۲۱۵ مین لکھا ہے قال فی مفتاح السعادۃ واما تقبیل الید ان کان ممن یستحق الاکرام کالعلماء والسادات والاشراف یرجی ان ینال الثواب کما فعلہ بعض الصحابہ رضی اللہ عنہم اما ان فعل ذلک لصاحب الدنیا یفسق مفتاح السعادۃ مین لکھا ہے کہ ایسے شخص کا ہاتھ چومنا جو مستحق اکرام ہے جیسے علما و سادات کرام و اشراف ذوی الاحترام اسمین ثواب کی امید ہے جیسا کہ بعض صحابہ نے کیا ہے اور اگر اہل دنیا کی تقبیل کیجائے تو فسق ہے اور در مختار صفحہ ۴۲۱ مین ہے و لا باس بتقبیل ید الرجل العالم والمتورع علی سبیل التبرک یعنی تبرکاً مرد عالم و پرہیزگار کے ہاتھ چومنے مین کچھ مضائقہ نہین - اور تنویر الابصار مین ہے طلب من عالم او زاھد ان یمکنہ من قدمہ لیقبلہ اجابہ - یعنے اگر کوئی کسی عالم یا زاہد سے قدمبوسی کے لیے قدم طلب کرے تو وہ اوسکو قبول کرلے اور اپنا قدم بڑھادے - اور امام نووی نے کتاب الاذکار مین لکھا ہے اذا اراد تقبیل ید غیرہ ان کان ذلک لزھدہ وصلاحہ وعلمہ وشرفہ وصیانتہ او

نحو ذلک من الامور الدینیة لم یکرہ بل یستحب۔ یعنے اگر کوئی کسی کے زہد وصلاح وعلم وغیرہ کے سبب سے اوسکے ہاتھ پر بوسا دینا چاہے تو کچھ مکروہ نہین بلکہ مستحب ہے۔ اور خدا نبخشے نواب **صدیق حسن خان** بہادر مرحوم بھی اسکے جواز کے قائل ہین چنانچہ موائد العوائد صفحہ ۹۰ مین بعض احادیث تقبیل نقل کرکے لکھتے ہین کہ "این اخبار ناظرست در جواز تقبیل دست و پا"۔ اور ترمذی مین جو یہ حدیث مروی ہے قال رجل یا رسول اللہ الرجل منا یلقی اخاہ او صدیقہ اینحنی لہ قال لا قال فیلتزمہ ویقبلہ قال لا قال فیاخذہ بیدہ ویصافحہ قال نعم۔ اسکی نسبت لکھتے ہین "ظاہر آنست کہ این لزوم وتقبیل غیر معانقہ وبوس دست و پا باشد" یعنے اس حدیث سے جو لزوم وتقبیل کی نہی نکلتی ہے تو معانقہ اور دست بوسی و قدمبوسی کے علاوہ کسی اور لزوم و تقبیل کی نہی مراد ہے۔ اور شیخ دہلوی اشعۃ اللمعات مین لکھتے ہین کہ "از شیخ ابو منصور ماتریدی در تطبیق احادیث نقل کردہ شد کہ آنچہ بروجہ شہوت بود مکروہ ست وآنچہ بروجہ بر وکرامت باشد مشروع"

الحاصل احادیث واقوال علمائے کرام سے اسکا جواز ثابت ہے۔ بلکہ بعض محدثین کبار سے بھی قدمبوسی منقول ہے۔ چنانچہ شیخ دہلوی مقدمہ ترجمہ مشکوٰۃ صفحہ ۱۰ مین امام بخاری کے احوال مین لکھتے ہین کہ "مسلم صاحب الصحیح چون نزد اومی درآمدمی گفت بگزار مرا تا بوسہ زنم بر دو پائے ترا یا طبیب الحدیث یا استاذ الاستاذین یا سید المحدثین"۔ اب تو اسکے جواز مین کچھ کلام نرہا۔ اور اگر یہ کہیے کہ سجدے اور قدمبوسی مین فرق کیا ہے تو اسکا جواب یہ ہے کہ اولاً نیت کا بڑا فرق ہے۔ ثانیاً دونون کی ہیئت مین بھی اختلاف ہے والسلام علی من اتبع الہدیٰ

تمت

للہ الحمد کہ یہ رسالہ شریفہ وعجالہ نیفہ مولفہ علامہ زمن مولانا المولوی محمد ظہیر احسن دام فیضہ بفضل رب ذو المنن باہتمام تام امیدوار رحمت کردگار اضعف العباد محمد نثار حسین نثار مہتمم قومی پریس وپیام یار نہایت صحت وعمدگی سے قومی پریس واقع چوک لکھنؤ مین ماہ جمادی الاخرے سنہ ۱۳۱۱ ہجری مطبوع ہوکر مطبوع طبع شائقین حق ویقین ہوا۔ والحمد للہ علی ذلک

مقالۂ کاملہ

مؤلفہ

عالم المعی و فاضل لوذعی جناب مولانا محمد ظہیر احسن صاحب شوق نیموی

باہتمام

خاکسار محمد نثار حسین نثار مالک کارخانہ عطر و مہتمم پیام یار

۱۹۰۸ع

قومی پریس لکھنؤ میں چھپا

طبع اول بار دو سو

قیمت فی جلد ۔ ۲

اشتہار کتب مؤلف

اُدشحۃ الجید

اردو زبان مین اختلاف مذاہب و تقلید ائمہ اربعہ و مناقب امام اعظم رحمۃ اللہ علیہ کے بیان مین یہ رسالہ قابل دید تالیف ہوا ہے شایقین منتظر رہین انشاء اللہ تعالے بہت جلد چھپ کر نظر افروز ہوتا ہے۔ قیمت - - - - ۴/

وسیلۃ العقبےٰ

ابن وضل اور موتےٰ کے حالات مین یہ رسالہ جدید تالیف ہوا ہے۔ بات بات مین احادیث نبویہ کا حوالہ ہے۔ سماع موتےٰ وغیرہ کی بحث اسمین نہایت تحقیق کے ساتھ کی گئی ہے۔ یہ بھی انشاء اللہ تعالیٰ عنقریب چھپنا شروع ہوتا ہے۔

ازاحۃ الاغلاط

غلط الفاظ کی تحقیق مین یہ رسالہ نہایت جانفشانی سے لکھا ہے۔ نایاب کتابون کے حوالے ہین۔ سند مین سیکڑون اشعار اساتذہ فارس لکھے گئے ہین۔ جن حضرات کو غلط الفاظ سے بچنا ہو ضرور اسکی خریداری کرین۔ اب نسخے بہت کم رہ گئے ہین۔ قیمت فی جلد - - - - - ۸/

سرمۂ تحقیق

یہ رسالہ اسم بامسمےٰ ہے جسکی دھوم سارے ہندوستان مین مچی ہوئی ہے - سرمۂ الآرا الفاظ کی چھان بین کی گئی ہے۔ جناب جلال لکھنوی کے شبہات کے جواب باصواب لکھے گئے ہین۔ قیمت فی جلد - - - ۵/

نعمت عظمےٰ

یہ متبرک قصیدہ کمال احتیاط کے ساتھ نعت شریف مین لکھا گیا ہے اسکا لطف دیکھنے پر موقوف ہے۔ سرمۂ تحقیق کے خریدار کو یونہین ملتا ہے اور اگر کوئی علحدہ خرید کرنا چاہے تو قیمت مع محصول - - - ۱/

حل القصیدہ

قصیدہ نعمت عظمےٰ کی شرح ہے۔ نعمت عظمےٰ کے ساتھ ملتی ہے۔ اسمین قصیدے کے اکثر نکات بیان ہوئے ہین۔

نغمۂ راز

یہ پُردرد مثنوی اُردو مین نہایت پاکیزہ خیال کے پیرایہ مین نظم ہوئی ہے۔ ملک کی قدردانی سے اب دوبارہ طبع ہوئی ہے مگر عجب نہین کہ پھر ہاتھون ہاتھ بک جائے شایقین جلد توجہ کرین۔ قیمت فی جلد - - - ۴/

درد جدائی

اس نظم کا لطف دیکھنے پر موقوف ہے اور محاورون کا تو مخزن ہے۔ نغمۂ راز کے ساتھ طبع ہوئی ہے۔

صبح وصال

اس نظم کا پیرایہ بھی قابل دید ہے۔ درد جدائی کے ساتھ طبع ہوئی ہے۔

شام فراق

یہ لاجواب نظم صبح وصال کا جواب ہے۔ درد جدائی صبح وصال شام فراق یہ تینون رسالے خریداران نغمۂ راز کو مفت ملتے ہین

اصلاح

یہ رسالہ اردو انشاپردازون کے حق مین حکم اکسیر رکھتا ہے۔ اسمین متروکات قدیمہ و جدیدہ وغیرہا کا بیان ہے قیمت - ۲/

ان کتابون مین سے جس کتاب کی خواہش ہو یہان سے مل سکتی ہے۔

مشتہر

خادم اسلام محمد ظہیر احسن شوق وطن موضع نیمی علاقہ تھانہ ضلع عظیم آباد حال مقام عظیم آباد پٹنہ شاہ گنج الی۔